Tauseeq, Volume. 2, Issue. 1
ISSN (P) 2790-9271 (E) 2790-928X
DOI: https://doi.org/0.37605/tauseeq.v2i1.14

Received: 16-02-2021
Accepted: 25-02-2021
Published: 30-06-2021

شاہدہ سردار کے شعری مجموعہ "مہکتی دھرتی سلگتی سانسیں" میں حب الوطنی کے عناصر

Elements of Patriotism in Shahida Sardar's Poetry Collection "Mahakti Dharti Sulagti Sansen"

آمنہ کرن*

نزہت رؤف**

Abstract

Patriotism is an attachment to a homeland. This attachment can be viewed in terms of different features relating to one's homeland, including ethnic, culture, political or historical aspects. It encompasses a set of concepts closely related to those of nationalism. An excess of patriotism in the defense of a nation is called chauvinism: another related term is jingoism. In Urdu literature there are many poets and writers which are discuses patriotism in their poetry, and Dr Shahida Sardar is one of them. She is belong from Peshawar KPK. In her Book "Mihikti Dharti Sulagti Sansain she discusses her feeling of patriotism in her book". Her book Mihikti Dharti Sulagti Sansain was published on 14th August 2015.

Keywords: Patriotism, Ethnic, Culture, Political.

قیام پاکستان کے بعد اردو شاعری میں نت نئی جہتوں کا طوفان برپا ہوا، فن اور فکر کے حوالے سے نئے نئے تجربات ہوئے، یہ دور حلقہ ارباب ذوق اور اور ترقی پسندوں کا تھا۔ قیام پاکستان کے بعد کے سرگرم شعرا میں فیض، جوش، احمد ندیم قاسمی ،حفیظ جالندھری، احمد فراز، حبیب جالب، افتخار عارف ، منیر نیازی، جیلانی کامران، عرش صدیقی، مصطفی زیدی ، شکیب

*۔ایم۔فل سکالر شعبہ اردو، جامعہ صوابی

**۔پی۔ایچ۔ڈی سکالر اسلامیہ کالج پشاور

جلالی،، سجاد باقر رضوی، افتخار عارف جیسے نام قابل ذکر ہیں۔ مذکورہ شعرا میں ہر ایک شاعر نے اپنے الگ رنگ اور پہچان کے ساتھ اپنی ذات کو منوایا۔ اس دور میں زیادہ تر شعرا نے تقسیم ہند کے فسادات کو موضوع بنایا۔ کچھ شعرا ایسے تھے جو فکری حوالے سے وطن پرستی کے جذبے سے سرشار تھے، جن میں، فیض، احمد فراز، حبیب جالب، جوش ملیح آبادی، احمد ندیم قاسمی وغیرہ کے نام سر فہرست ہیں۔ حب الوطنی کا جذبہ فطری ہے۔ حب الوطنی کیا ہے فرہنگ عامرہ کے مطابق:

(حب) بمعنی پیار، محبت، الفت، مودت، مہر ہے۔ اور حب الوطنی وطن کی محبت ہے۔(1)

لغت کی دیگر کتابوں میں بھی یہ لفظ انہی معنی میں مستعمل ہے۔ ہر انسان فطری طور پر اس جذبے سے سرشار ہے تاہم اس کا احساس تب ہوتا ہے جب کوئی اپنے وطن سے دور ہوتا ہے یا اُس کے وطن پر کوئی اور قابض ہوتا ہے۔ چوں کہ ہندوستان طویل عرصے سے مغربی استعمار کے زیر تسلط رہا جس یہاں کے آباد کاروں کو ہر طرح سے استحصال کیا۔ اس لیے اردو ادب میں بالخصوص جنگ آزادی کے بعد کی شاعری میں حب الوطنی کے آثار نمایاں ہیں۔ یہی آثار بعد دیگر علاقوں سے ہوتے ہوئے صوبہ خیبر پختون خوا پہنچے یہاں مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین نے بھی وطن پرستی، اور حب الوطنی کو اپنے ادب میں سمویا، اردو ادب کی خدمت میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا اور بقول راج آفریدی:

ادبیات خیبر پختون خوا خاص کر دبستان پشاور کی ہمیشہ سے خوش بختی رہی ہے کہ یہاں اردو ادب سے محبت کرنے والوں کی ایک کثیر تعداد موجود ہے۔ ان میں خواتین بھی مردوں کے شانہ بشانہ ادب کی ترویج میں اپنا بھرپور کردار ادا کرتی رہی ہیں۔ اپنی نسائی آواز کی مدد سے ان خواتین نے نہ صرف پاکستان بلکہ بین الپاکستان اپنی پہچان بنائی ہے۔(2)

شاہدہ سردار کی کتاب "مہکتی دھرتی سلگتی سانسیں" اس سلسلے کی اہم کڑی ہے جس میں دھرتی پوجا کے مختلف حوالوں کو شعر میں سمونے کی کوشش کی گئی ہے۔ بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو زندگی ہی میں شہرت نصیب ہوتی ہے ان ہی لوگوں میں ایک نام ڈاکٹر شاہدہ سردار کا ہے۔ ان کا اصل نام شاہدہ حسین خٹک ہے، اور ڈاکٹر شاہدہ سردار کے قلمی نام سے لکھتی ہیں۔ یکم جون 1978ء کو پشاور میں پیدا ہوئیں۔ ان کا خاندان کرک سے پشاور میں مقیم ہوا۔ ڈاکٹر صاحبہ نے ابتدا سے ایم بی بی ایس تک پشاور سے تعلیم حاصل کی اور ریڈیالوجی میں مہارت حاصل کی۔ ڈاکٹر شاہدہ بطور ڈاکٹر اور انسانیت کے ناطے خدمت خلق میں پیش پیش رہتی ہیں اور ایک متحرک سماجی کارکن بھی ہے، ایم اے پی سی کے نام سے این جی او چلاتی ہے۔ ہمہ جہت شخصیت کی مالک شاہدہ سردار ایک افسانہ نگار، شاعرہ، مضمون نگار اور محققہ بھی ہے۔ ان کو ادبی میدان میں آسٹریلیا میں پاکستان کی نمائندگی

کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ادبی مجالس میں جانا ان کا معمول ہے۔ریڈیو،ٹی وی پروگرام،مشاعروں میں شریک ہوتی ہیں۔گھر ہستی کے فرائض کے ساتھ ساتھ پیشہ ورانہ فرائض بھی احسن طریقے سے انجام دیتی ہیں۔شاہدہ سردار نے چار کتابیں لکھیں جن میں شاعری کے مجموعے "ہوا کی سرگوشی""مہکتی دھرتی سلگتی سانسیں" افسانوی مجموعہ "کرب زیست" بھارت کا سفر نامہ "دیوار کے اس پار" اور شعری مجموعہ "چراغ آگہی" شامل ہیں۔

جذبہ حب الوطنی کے احساسات سے لبریز ان کی کتاب "مہکتی دھرتی سلگتی سانسیں" ہے۔مقالے میں جذبہ حب الوطنی کے پس منظر کو مد نظر رکھتے ہوئے مذکورہ کتاب کا مطالعہ کیا گیا کہ ڈاکٹر شاہدہ نے کس حد تک دھرتی پوجا کے فرائض انجام دیے ہیں۔قیام پاکستان کے بعد زیادہ تر ادبا اور شعرا کا رجحان فسادات،ہجرت ،اور حب الوطنی کی طرف رہا ہے۔اگر بات کی جائے خیبر پختون خوا کی تو یہاں اردو ادب سے ذوق وشوق رکھنے والوں کی ایک کثیر تعداد موجود ہے جو پشتو ادب کے ساتھ ساتھ قومی زبان کی خدمت میں بھی پیش پیش ہیں۔یہاں مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین نے بھی اردو ادب کی ترویج واشاعت میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا جن کی نسائی آواز کی بازگشت قومی سطح سے بین الاقوامی سطح تک جا پہنچی ان میں زیتون بانو،زبیدہ ذوالفقار،منور رؤف،بشریٰ فرخ،کلثوم زیب،نرجس افروز زیدی،فرخ اسد،مشرف مبشر،قدسیہ قدسی،عفت شاہین،شمشاد نازلی ،اور ڈاکٹر شاہدہ سردار شامل ہیں۔

ڈاکٹر شاہدہ سردار کی کتاب "مہکتی دھرتی سلگتی سانسیں" بھی ادب میں اپنا ایک الگ اور اعلیٰ مقام بنا چکی ہے۔کتاب کا عنوان ہی سے تخلیق کار کی حُب الوطنی کی ہے۔ ہوتی ہے۔اس طرح اگر کتاب کے انتساب پر نظری ڈالی جائے تو کسی شخصیت کے نام کرنے کی بجائے سبز رنگ کے پرچم کے نام

میں سبز رنگ سے پرچم ہمارا لکھتی ہوں۔۔ قلم سے چاند بنا کر ستارہ لکھتی ہوں۔(3)

اپنی کتاب کے حوالے سے ڈاکٹر شاہدہ سردار خود کہتی ہیں:

اپنی سوہنی دھرتی کے لیے جشن آزادی کے موقع پر ایک کتاب گلدستہ نظم دھرتی ماں کی نظر "مہکتی دھرتی سلگتی سانسیں"

یقین کی حدتیں دل پر ہیں اس قدر غالب
ہر ایک لفظ وطن پر ہمارا لکھتی ہوں(4)

مجموعے کی ابتدا میں اس کتاب کے حوالے سے ڈاکٹر محمد قاسم بگھیو، ناصر علی سید، ڈاکٹر نذیر تبسم، سید شکیل احمد نایاب، کے تبصرے موجود ہیں جن میں انہوں نے شاہدہ سردار کے لیے نیک خواہشات اور عقیدت کا اظہار کرنے کے ساتھ ساتھ اس مجموعے کو سراہا ہے۔ سید شکیل احمد نایاب نایاب صاحب

ڈاکٹر شاہدہ سردار کی حب الوطنی کے حوالے سے یوں رقم طرازہیں:

> وطن کے گیت گنگنانے والے تخلیق کار بہت کم ہیں۔ فی زمانہ یہ جذبہ ناپید ہوتا چلا جا جارہا ہے یا پیشہ ورانہ تقاضوں کا ترجمان بن کر ریڈیو اور ٹیلی وژن کے مشاعرے تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ البتہ جن شعرا نے سچے دل سے وطن کے گیت الاپے ہیں ان کی فہرست سے ڈاکٹر شاہدہ سردار کو کسی صورت نکال باہر نہیں کیا جا سکتا، بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ ڈاکٹر شاہدہ سردار نے اس مجموعے نے مذکورہ فہرست میں زیادہ گنجائش اور اعتبار پیدا کیا ہے تو مبالغہ آرائی نہیں ہوگی۔(5)

آزادی کی قدر و قیمت کا اندازا انسان کو تب ہوتا ہے جب خدانخواستہ وطن پر کوئی آنچ آتی ہے اور انسان کسی ظالم حکمران کے پنجے تلے دب جاتا ہے، اس امر کا اظہار ڈاکٹر شاہدہ سردار اس مجموعے کی ابتدا میں یوں کرتی ہیں:

> خوش بخت ہیں وہ لوگ جو ایک آزاد وطن کی فضاؤں میں سانس لیتے ہیں بفضل خدا یہ خوش بختی میرے حصے میں بھی آئی کہ میں نے ایک آزاد وطن اس دھرتی ماں کی آغوش میں آنکھ کھولی تو اس سوہنی دھرتی کی سوہنی مہکتی ہواؤں نے خوشبوؤں سے میرا سواگت کیا اور پہلی ہی سانس نے روح تک کو معطر کر دیا جو روح میں شامل ہو کر میری روح بن گئی میری شناخت بن کر میری پہچان بن گئی میری شان میں آن بن گئی اور جب اتنے سارے حوالے یک جا ہو کر ایک انسان کی تکمیل کریں تو وہ کیسے اپنی ذات کو اپنی پہچان اپنی آن کو مٹنے دے گا جس آزاد سوہنی دھرتی کی آغوش میں اس کی آنکھ کھلی تو اس دھرتی ماں کی حفاظت کی ذمہ داری اس پر لازم ہے دھرتی ماں کا حق ہے اور دھرتی کے لیے نیک تمنائیں خواہشات اور دعاؤں کی شکل میں اس کے لبوں پر رواں دواں رہتی ہیں کہ:
>
> خدا کرے کہ سلامت رہے بہار وطن
> خزاں سے دور رہیں میرے برگ و بار وطن۔(6)

آزادی ایک ایسے احساس کا نام ہے، تاکہ ہم اپنے آپ کو زمان و مکاں کی قید سے آزاد سمجھ سکیں۔ جہاں ہم اپنے مذہب کے طور طریقوں کے مطابق زندگی گزار سکیں، جہاں ہمیں قدم قدم پر سکون کا سانس لینا نصیب ہو۔ اب یہ ذمہ داری ہماری ہے کہ ہم اس عظیم نعمت کی حفاظت کرتے ہوئے کس طرح اس اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ اقبال اپنی نظم " آزادی" میں یوں فرماتے ہیں:

ہے کس کی یہ جرات کہ مسلمان کو ٹوکے
حریت افکار کی نعمت ہے خداداد
چاہے تو کرے کعبے کو آتش کدہ پارس
چاہے تو کرے اس میں فرنگی صنم آباد
قرآن کو بازیچہ تاویل بنا کریں
چاہے تو خود اک تازہ شریعت کرے ایجاد
ہے مملکت ہند میں اک طرفہ تماشا
اسلام ہے محبوس مسلمان ہے آزاد(7)

آگے ڈاکٹر شاہدہ اس امر کا اظہار یوں کرتی ہیں:

دہشت گردی، بم دھماکے، کاروباری انفرادی آزادی کو لاحق خطرات سے ہم کب تک چشم پوشی کرتے رہیں گے؟ کہاں جائیں گے ہم؟ ہم اسی زمین کے باسی ہیں ہمیں اس معاشرے میں رہنا ہے ہم مجبور ہیں۔8

"مہکتی دھرتی سلگتی سانسیں" کی تمام نظمیں اسی حب الوطنی کے جذبات سے معمور ہیں۔ اس کتاب میں شاہدہ سردار نے نظم کی ہر ہیت پر طبع آزمائی کی ہے، اور زیادہ تر موضوعاتی نظموں کا انتخاب کیا ہے۔ اس کتاب کے حوالے سے سید شکیل احمد نایاب کا کہنا ہے:

ان کی شاعری اپنے پس منظر میں وطن کے لہو لہو پیشانی پر محبتوں کا جھومر آویزاں کرنے کی ایک تخلیقی لپک ہے۔ اس میں وطن کی سرزمین کو روایتی طور پر جھومنے کا اظہار نہیں ہے بلکہ وطن کو اپنے وجود کا حصہ بنانا یا اپنے وجود کو وطن میں ضم کرنا شاعرہ کا مطمح نظر رہا ہے۔ شاعری کے ہر لفظ کے پیچھے شاعرہ کا احساس دل

انگڑائی لیتاہوا محسوس ہوتا ہے۔ ہر مصرعہ خواہ فنی اعتبار سے ہو یا جذبہ حب الوطنی کے پیمانے نا صرف پورا اترتا ہے بلکہ سب کچھ سوچنے پر بھی مجبور کرتا ہے۔(9)

اس مجموعے کی پہلی نظم قائداعظم محمد علی جناح کے نام سے ہے جس میں قائد سے گہری عقیدت و محبت کا اظہار اور ان کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کیا گیا ہے۔

ہمارے خوابوں کی تعبیر بن گیا اک شخص
بکھرے لمحوں کی تسخیر بن گیا اک شخص
اسی کے فیض سے پہچان بن گئی اپنی
اس ارض پاک کی توقیر بن گیا اک شخص(10)

اس مجموعے "مہکتی دھرتی سلگتی سانسیں" کی دوسری نظم" علامہ محمد اقبال" میں علامہ اقبال کو خراج تحسین پیش کیا گیا ہے۔ مصنفہ نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ جس آزادی کے خواب کو قائد نے پایہ تکمیل تک پہنچایا، یہ خواب اقبال کا تھا، یہ تصور ہمیں اقبال نے دیا، ہماری خودی کو بیدار کیا۔ اقبال نے ایسے دور میں مسلمانوں کی ڈولتی کشتی سنبھالی جب مسلمانوں کا سفینہ تاریکی کے سمندر میں ڈوب رہا تھا اقبال نے اس قوم کو اپنی شاعری سے امید بہار کی روشنی عطا کی:

شاعر مشرق تیری عظمت کو کرتی ہوں
سلام خواب وہ دیکھا کہ تھی
تعبیر بھی جس خواب میں(11)

قائد اور اقبال کو اس لیے کتاب کی ابتدائی نظموں میں جگہ دی گئی ہے کیونکہ یہ دونوں ہستیاں قیام پاکستان کی تکمیل کی وجہ بنی جس میں آج ہم آزادی کی سانس لے رہے ہیں۔ آزادی بہت بڑی نعمت ہے اس کی قدر جاننی ہو تو ان قوموں کی حالت پر غور کرنا چاہئے جو آج بھی محکوم ہیں۔ اپنے وطن اور دھرتی کے حوالے سے وہ اپنی نظم میں دعا گو ہے کہ:

میرا وطن کبھی آلودہ غبار نہ ہو
میری زمیں پہ کبھی کوئی اشکبار نہ ہو
جلائے ہم نے بہت خواہشوں کے مہکے چراغ
سر امید کبھی آندھیوں کا بار نہ ہو(12)

جبکہ دوسری نظم " نگار وطن" میں وہ یوں لکھتی ہیں:

خدا کرے کہ سلامت رہے بہار وطن
خزاں سے دور رہیں میرے برگ وبار وطن(13)

پاکستان کے موجودہ مسائل اور حالات پر آنسو بہاتے ہوئے اپنی نظم "قلم کا گیت" میں لکھتی ہیں:

بہت ٹوٹا ہوں توڑا بھی گیا ہوں اٹھا کر پھر سے جوڑا بھی گیا ہوں
کبھی جو دست قاتل میں رہا تو میں حق لکھنے سے موڑا بھی گیا ہوں
کہ اس پاداش عزم آگہی پر میں سنگریزوں سے پھوڑا بھی گیا
ہوں(14)

ڈاکٹر شاہدہ کی آنکھوں میں اپنے وطن کے لیے ایک روشن مستقبل کی امید نظر آتی ہے، وہ وطن اور دھرتی ماں کی بقا کے سنہرے خواب دیکھتی نظر آتی ہے:

چلو اہل قلم اک بار پھر سے یک زباں ہو کر لکھیں
اک خواب اور جس خواب کی زنجیر بھی ہم ہوں(15)

افق پہ پھر نیا سورج ابھر کے آئے گا
مہیب رات کا سایہ گزر ہی جائے گا(16)

شاعرہ ہونے کے ناطے اپنے وطن عزیز کی خون ریزی، بم دھماکے، دہشت گردی کے دیگر واقعات اس سے نہیں دیکھے جاتے، وہ اس پر کڑھتی، روتی نظر آتی ہے۔ ہر شاعر طبعاً حساس ہوتا ہے جو اپنے وطن میں تباہی برداشت نہیں کر سکتا اور شاہدہ سردار کی شاعری میں بھی سوز اور جلن کا احساس نظر آتا ہے۔ بقول راج محمد آفریدی:

"ڈاکٹر صاحبہ نے روایتی شعرا کی طرح گل وبلبل کے قصے نہیں سنائے ہیں۔ اس کی بجائے انہوں نے حقیقت نگاری کا عنصر شامل کرتے ہوئے اردگرد کے ماحول کا نقشہ کھینچا ہے جس میں ترقی پسندانہ نظریات کی عکاسی بھی شامل ہے"۔(17)

کس قدر شعلہ بیاں اس کا ہے مفہوم یہاں
جھوٹ کی دھوکہ تعصب کی ہیں ڈھلتی سانسیں
سلسلہ کب سے رواں تھا مگر اب روکا گیا
اب حقیقت کا ہر اک رنگ اگلتی سانسیں (18)

زندگی کو گہن لگنے لگا ہے سفر مشکل سے اب کٹنے لگا
ہے کتنی بے کراں یہ زندگی اب بہت ہے ناتواں یہ زندگی(19)

میرے چاروں طرف پھیلے ہیں دشمن
وطن کی ہر گلی، کوچہ، دفاتر، مسجد و منبر(20)

دھماکے ہر جگہ اب ہو رہے ہیں
زمین بارود ہی بارود اگلتی جا رہی ہے(21)

شاہدہ سردار لوگوں اور ملک دشمن عناصر کے منافقانہ رویوں سے نالاں ہے۔اسے دکھ اس بات کا ہے کہ اس پاک دھرتی کے مسلمان باسی اسے نقصان پہنچا رہے ہیں، اس کی جڑیں کھوکھلی کر رہے ہیں۔یعنی جس شاخ پر بیٹھے ہیں اسے ہی توڑ رہے ہیں اور مصطفی کمال اور رضا شاہ بننے کی کوشش کر رہے ہیں، آخر کیوں؟ کیوں چند پیسوں کے لیے ہماری عوام بک رہی ہیں؟ ہم کیوں دشمن کا ساتھ دے رہے ہیں؟ لیکن اس کیوں کا جواب اس کے پاس نہیں، بقول اقبال:

بیچتا ہے ہاشمی ناموس دین مصطفی ﷺ
خاک وخان میں مل رہا ہے ترکمان سخت کوش (22)

یعنی دور جدید کے پاکستانی بھی غیر ملکی کافروں کے ہاتھوں میں کٹھ پتلیاں ہیں، پیسوں کے لیے دین، دھرم سب تیاگنے کو تیار ہیں۔ڈاکٹر شاہدہ کے خیال میں ہم نے آزادی تو حاصل کر لی ہے مگر صرف جغرافیائی ہم آج بھی ذہنی طور پر مغرب اور غیر مسلم ممالک کے غلام ہیں۔اس غلامی کے خلاف بغاوت ضروری ہے کیونکہ اس سے بڑھ کر منافقت کیا ہو سکتی ہے کہ ظلم تو سہا جائے مگر اس کے خلاف بغاوت نہ کی جائے۔ایسے باطل لوگ خواہ وہ کسی بھی مذہب سے ہو ان کے خلاف جہاد ضروری ہے۔

ڈاکٹر شاہدہ سردار نے آجکل کے پاکستان کے جو حالات ہیں انہیں اپنی نظم "لمحہ فکر" میں نہایت خوبصورتی سے بیان کرتے ہوئے گہرے دکھ کا اظہار کرتی ہیں، آج زمانے نے اتنی ترقی کر لی لیکن پھر بھی پاکستان سے غربت کا خاتمہ نہ ہو سکا، آج بھی یہاں اس دور جدید میں بھی جاگیردارانہ نظام چل رہا ہے، آج بھی مظلوموں کی کمی نہیں، رشوت عام ہے، ذہانت کی کوئی قدر نہیں۔ہر کوئی رشوت سے عوام کا ایمان خریدنے کی کوشش کر رہا ہے، ان حالات میں وہ پکار اٹھتی ہیں کہ:

بدل گیا زمانہ بدل گئیں سوچیں
کہ زندگی کا نیا رخ نظر کے سامنے ہے

اگرچہ راہ ترقی پہ گامزن ہے سوچ مگر
ہوا ہے ہر ایک شخص مفلس و مفلوج
یہ سوچ ذہن کی حدوں میں ہو گئی پاگل کہ
کس طرف رواں دواں ہے نوع انسانی (23)

ڈاکٹر شاہدہ سردار کو اس بات کا بھی دکھ ہے کہ جس ملک میں کبھی پھولوں کی خوشبو ہوا کرتی تھی آج وہاں بارود کی بو اور دھواں نظر آتا ہے:

امان و امن کی پھر بھی تلاش جاری ہے
ہوائیں چھپ گئیں بارود کے دھوؤں میں کہیں
کہ سانس جینے کو اب تو بہت تڑپتی ہے
نگاہ جلتی ہے بے تاب ہے پھڑکتی ہے (24)

ڈاکٹر شاہدہ سردار اپنے وطن کے بہتر مستقبل کے لیے تہہ دل سے دعا گو ہے، اس کتاب کی آخری نظموں میں ہمیں اس کا حوالہ نظر آتا ہے۔ وہ اس ملک کے درخشاں مستقبل کے لیے پر امید ہے، وہ علاقائی تعصبات کو ختم کرنا چاہتی ہے:

محبتوں کو ہر ایک سانس میں بسا رکھوں
تعصبات کو ہر دل سے میں جدا رکھوں(25)

ڈاکٹر شاہدہ سردار اپنی نظم " امید" میں فرماتی ہیں:

جواں ہے جذبہ مسلم تو رنگ بدلے گا
میری زمیں پہ خزاؤں کا ڈھنگ بدلے گا
محبتوں کا نیا رنگ مسکرائے گا
بکھرتی نفرت وظلمت کا سنگ بدلے گا
قلم کی رفعتیں جذبوں کو تازگی دیں گی
تو زندگی کی امنگوں کا ڈھنگ بدلے گا(26)

"مہکتی دھرتی سلگتی سانسیں" میں ڈاکٹر شاہدہ سردار کا لہجہ وطن کی محبت کے جذبات سے پر سوز بن جاتا ہے، آزادی تو ہمیں حاصل ہو گئی لیکن ہمیں جو امیدیں تھیں وہ بار آور نہ ہو سکیں، آج بھی ہر طرف بقول فیض کہ " داغ داغ اجالا اور شب

گزیدہ سحر ہے"۔ آج بھی جب کوئی چاہنے والا طواف کو نکلتا ہے تو نظر چرا کے جسم و جاں بچا کے چلتا ہے، ایسا کیوں ہے ؟ہم آج بھی بقول فراز کے پجاریوں کی عقیدت میں پھولتے اور وفا پرستوں کو صلیبوں پر چڑھاتے ہیں ۔اس مجموعے کی نظم " میرا گاؤں میرا وطن "اسی جذبے کی نمائندگی کرتا ہے:

دیکھ میرا یہ گاؤں دیکھ
دکھ کی کالی چھاؤں دیکھ
کس کس کا بتلاؤں دیکھ
چہرہ چہرہ غم میں لپٹا
سکھ کا ہے کو پاؤں دیکھ(27)

آگے چل کر اسی نظم میں وہ لکھتی ہیں:

مستقبل کے خواب بنے تھے
ہم نے کچھ مہتاب چنے تھے
گیت کئی شاداب سنے تھے
سبز ہواؤں کے آنچل سے
کتنے سرخ گلاب چنے تھے(28)

عرض اس مجموعے کی تمام نظمیں جذبہ حب الوطنی سے معمور ہیں۔یہی وجہ ہے کہ یہ ۱۴ اگست ۲۰۱۵ء کا ایک عظیم شاہکار ہے اور ڈاکٹر شاہدہ سردار نے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اس کی سال اشاعت یہی تاریخ مقرر کی ہے کہ یہ ان کی طرف سے پاکستانی قوم کے لیے ایک نذرانہ ہے۔ آزادی اللہ تعالٰی کی بہت بڑی نعمت ہے ہمیں اس کی قدر کرنی چاہیے اس کے لیے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہیے۔جیسا کہ سانحہ آرمی پبلک سکول سے متعلق نظم میں ان کا یہ شعر:

اے وطن میرا لہو کام تو آیا تیرے
میں تعصب میں محبت کی کرن بن کے چلا(29)

بڑی مشکلوں سے ہمیں یہ وطن عزیز ملا ہے اس کے لیے ہم نے جان، مال، عزت، ہر قسم کی قربانیاں دی ہیں۔پاکستان کا مطلب کیا" لا الہ الا اللہ" لہٰذہ اب ہمیں یہاں چنگیزی قانون نہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے قانون بول بالا کرنا

چاہیے۔ڈاکٹر شاہدہ سردار نے پاکستان کی موجودہ حالت پر و آنسو بھی بہائے ہیں اس لیے مجموعے کی کچھ نظموں میں کرب اور سوز والا عنصر نظر آتا ہے لیکن وہ پر امید ہے کہ انشااللہ وقت کروٹ ضرور لے گا، یہ آزمائش کی گھڑی ہے اللہ ہمیں اس میں کامیاب بنائیں۔ ہمیں ملک و قوم کی اس گرتی ہوئی عمارت کو سنبھالنا ہے۔

حوالہ جات

1۔عبداللہ، محمد، خان، خویشگی "فرہنگ عامرہ" مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد پاکستان ۱۹۸۹ء ص ۲۱۱

2:https//adbimiras.com/khaiber-pakhtunkha-ki-aik-tawana –nisayi –awaaz-raj-mohd-afridi/7june2021.

3۔شاہدہ، سردار، ڈاکٹر "مہکتی دھرتی سلگتی سانسیں (انتساب)" نیو اتفاق پرنٹنگ پریس پشاور ۱۴ اگست ۲۰۱۴ء

4۔شاہدہ، سردار، ڈاکٹر "مہکتی دھرتی سلگتی سانسیں (سوچ کی جستجو قلم کی گفتگو)" نیو اتفاق پرنٹنگ پریس پشاور ۱۴ اگست ۲۰۱۴ء، ص ۱۵

5۔شاہدہ، سردار، ڈاکٹر "مہکتی دھرتی سلگتی سانسیں (تبصرہ شکیل احمد نایاب)" نیو اتفاق پرنٹنگ پریس پشاور ۱۴ اگست ۲۰۱۴ء، ص ۱۱

6۔شاہدہ، سردار، ڈاکٹر "مہکتی دھرتی سلگتی سانسیں (سوچ کی جستجو قلم کی گفتگو) نیو اتفاق پرنٹنگ پریس پشاور ۱۴ اگست ۲۰۱۴ ص ۱۲

7۔اقبال، محمد، علامہ، ڈاکٹر "کلیات اقبال (ضرب کلیم)" مرتبہ نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد ۲۰۱۴ء، ص ۵۷۵

8۔شاہدہ، سردار، ڈاکٹر "مہکتی دھرتی سلگتی سانسیں (سوچ کی جستجو قلم کی گفتگو)" نیو اتفاق پرنٹنگ پریس پشاور ۱۴ اگست ۲۰۱۴ء، ص ۱۳

9۔شاہدہ، سردار، ڈاکٹر "مہکتی دھرتی سلگتی سانسیں (تبصرہ شکیل احمد نایاب)" نیو اتفاق پرنٹنگ پریس پشاور ۱۴ اگست ۲۰۱۴ء، ص ۱۰

10۔شاہدہ سردار، ڈاکٹر "مہکتی دھرتی سلگتی سانسیں (نظم قائداعظم محمد علی جناح) نیو اتفاق پرنٹنگ پریس پشاور ۱۴ اگست ۲۰۱۴ء، ص ۱۶

11۔ایضاً نظم علامہ محمد اقبال ص ۱۹

12۔ایضاً وطن ص ۲۲

13۔ایضاً نگار وطن ص ۲۴

14۔ایضاً قلم کا گیت ص ۲۶

15۔ایضاً ادیب کا گیت نیا اک خواب ص ۳۰

16۔ https//adbimiras.com/khaiber-pakhtunkha-ki-aik-tawana –nisayi –awaaz-raj-mohd-afridi/7june2021

17۔ایضاً امن ص۳۵

18۔ایضاً آگ اگلتی سانسیں ص۳۴

19۔ایضاً گہن ص۳۸

20۔ایضاً، ص38

21۔ایضاً، ص38

22۔محمد اقبال ,علامہ، " کلیات اقبال (نظم خضر راہ: مشمولہ بانگ درہ) مرتبہ روحانی پرنٹنگ پریس اسلام آباد۲۰۱۴ء، ص۲۶۹

23۔شاہدہ سردار، ڈاکٹر " مہکتی دھرتی سلگتی سانسیں (نظم: لمحہ فکر) نیو اتفاق پرنٹنگ پریس پشاور ۱۴ اگست ۲۰۱۴ء، ص ۹۳

24۔ایضاً، ص9

25۔ ایضاً، نظم عہد وفا، ص۱۰۲

26۔ ایضاً، نظم: امید، ص۷۸

27۔ ایضاً، نظم میرا گاؤں میرا وطن، ص۵۹

28۔https//adbimiras.com/khaiber-pakhtunkha-ki-aik-tawana–nisayi–awaaz-raj-mohd-afridi/7 june2021

29۔ایضاً

REFERENCES

1. Mohammad Abdullah Khawaishgi"Farang I Aamira"Moqtadira Qumi Zuban Islamabad1989 pag:211
2. https//adbimiras.com/khaiber-pakhtunkha-ki-aik-tawana –nisayi –awaaz-raj-mohd-
afridi/7june2021.
3. Shahida, Sardar ,Dr, "Mihikti Darti Sulagti Sansain (Intisaab)"New Itifaaq printing press Peshawar 14th Aug 2014.
4. Shahida, Sardar ,Dr, "Mihikti Darti Sulagti Sansain (Nazm:Soch ki Guftogo)"New Itifaaq printing press Peshawar 14th Aug 2014page:15.
5. Shahida, Sardar ,Dr, "Mihikti Darti Sulagti Sansain(Nazm:Soch ki Guftogo)"New Itifaaq printing press Peshawar 14th Aug 2014page:11

6. Shahida, Sardar ,Dr, "Mihikti Darti Sulagti Sansain (Soch ki justogo qalam ki guftogo)"New Itifaaq printing press Peshawar 14th Aug 2014page:12
7. Mohammad Iqbal, Allama"Kulyaat I Iqbal (Zarbi kalim) National book foundation Islamabad 2014 p:575.
8. Shahida, Sardar ,Dr, "Mihikti Darti Sulagti Sansain (Soch ki jostogo qalam ki guftogo)"New Itifaaq printing press Peshawar 14th Aug 2014page:13
9. Shahida, Sardar ,Dr, "Mihikti Darti Sulagti Sansain (Soch ki jostogo qalam ki guftogo)"New Itifaaq printing press Peshawar 14th Aug 2014page:10
10. Shahida, Sardar ,Dr, "Mihikti Darti Sulagti Sansain (Nazm:Quaid i Azam Moh Ali Jinnah)"New Itifaaq printing press Peshawar 14th Aug 2014page:16
11. Ibid, page:19
12. Ibid, page:22
13. Ibid, page:24
14. Ibid,, page:26
15. Ibid, page:30
16. https//adbimiras.com/khaiber-pakhtunkha-ki-aik-tawana –nisayi –awaaz-raj-mohd-afridi/7june2021
17. Shahida, Sardar ,Dr, "Mihikti Darti Sulagti Sansain (Nazm:Aman)"New Itifaaq printing press Peshawar 14th Aug 2014page:35
18. Ibid, page:34
19. Ibid, page:38
20. Ibid, p 38
21. Ibidp. 38
22. Mohammad Iqbal, Allama"Kulyaat I Iqbal (Bang I Dara Nazm Khizar I Rah)Rohani printing press Islamabad 2014 p:269.
23. Shahida, Sardar ,Dr, "Mihikti Darti Sulagti Sansain (Nazm:Lamha I Fikr)"New Itifaaq printing press Peshawar 14th Aug 2014page:93
24. Ibid, p 93
25. Ibid, page;102
26. Ibid, page;78
27. Ibid, page;59
28. https//adbimiras.com/khaiber-pakhtunkha-ki-aik-tawana –nisayi –awaaz-raj-mohd-afridi/7june2021=